پروفیسر محمد اقبال مجددی

پشاور کے نادر مخطوطات

مخطوطات ہماری نہایت ہی قیمتی میراث ہیں۔ پشاور کے ہر چھوٹے بڑے قصبے میں نادر مخطوطات موجود ہیں۔ افسوس ہے کہ غیر ملکی ہماری اس میراث کو بے دردی سے لوٹ رہے ہیں اور ان کو دیہاتیوں سے چند روپے کے عوض خرید لیتے ہیں۔ اس طرح ہمارے آبا و اجداد کی تصانیف برٹش میوزیم اور انڈیا آفس لندن کے کتب خانوں میں پہنچ جاتی ہیں۔ پھر ہم ان کی اشاعت کے لیے لندن کے مذکورہ کتاب خانوں میں مائکرو فلم اور روٹوگراف حاصل کرنے کے لیے سخت جدّوجہد کرتے پھرتے اور ان کی اشاعت کے لیے اجازت طلب کرتے ہیں۔

یہ خبر نہایت ہی مسرت کن ہے کہ ایران اور پاکستان کے تعاون سے راولپنڈی میں "مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان" نے ان بکھرے ہوئے مخطوطات کو جمع کرنے کی جو مہم شروع کی ہے اس کی بدولت کتاب خانہ گنج بخش کے نام سے اس مرکز میں مخطوطات کا ایک نادر ذخیرہ جمع ہو چکا ہے جن کی تعداد اس وقت تک تقریباً سات ہزار ہو گئی ہے۔ ایک لاکھ مخطوطات جمع کرنے کا پروگرام ہے۔

راقم بھی مخطوطات کی تلاش میں پشاور کے لیے روانہ ہوا تھا۔ ۲۳ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو مرکز تحقیقات فارسی میں راولپنڈی پہنچا۔ وہاں سے میاں عبدالاحد بن خواجہ غلام محمد معصوم سرہندی کی ایک نوادر تحریر کا عکس لینا مقصود تھا۔ دوسرے دن پشاور کے لیے روانہ ہوا اور وہاں ایک معزز اور مشہور بزرگ مولانا سید محمد امیر شاہ قادری کی معرفت تمام کتب خانے دیکھے۔ مولانا سید امیر شاہ حضرت شاہ محمد غوث لاہوری بن سید حسن پشاوری (رحمۃ اللہ علیہما۔ ف ۱۱۵۳ھ) کی اولاد میں سے ہیں۔ اس وقت تک یہاں کی روحانی تاریخ کے بارے میں اہم کتابیں تالیف کر چکے ہیں، جن میں تذکرہ علماء و مشائخ سرحد (دو جلد) تذکرہ مشائخ قادریہ حسنیہ اور تذکرہ حفاظ پشاور چھپ کر منظر عام پر آ چکے ہیں۔ شمائل ترمذی شریف کی بہت بلیغ شرح بھی لکھی ہے، جو اس وقت زیر طبع ہے۔

ذیل میں ان کتاب خانوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جن میں مخطوطات موجود ہیں اور چند اہم مخطوطات

کا مجمل تعارف بھی نذرِ قارئین ہے۔

کتب خانہ مولانا سید محمد امیر شاہ قادری

یہ کتب خانہ قدیم اور موروثی ہے۔ مولانا کے جدِّ اعلیٰ حضرت سید حسن پشاوری (ف ۱۱۲۵ھ) مدفون دائرہ حسن پشاور سے اس کتب خانہ میں کتابیں جمع کرنے کا آغاز ہوا تھا۔ مخطوطات کا ایک بہت عمدہ ذخیرہ جمع ہو گیا تھا۔ لیکن انیسویں صدی عیسوی کے آخر میں اس خاندان کے بعض اصحاب کی وجہ سے کتب خانہ کا بڑا حصہ ایک کنویں میں پھینک دیا گیا۔ اب فقط سو مخطوطات محفوظ ہیں جن میں سے چند اہم مخطوطات کا ذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

۱۔ حلاوۃ المتعلمین۔ شرح شمائل الترمذی

اس کے شارح مولانا محمد عاقل بن شیخ محمد خاکی لاہوری ہیں جو شیخ نور محمد مدقق لاہوری اور حاجی شیخ احمد عرف ملا جیون کے شاگرد تھے۔ ان کی ایک تصنیف تحفۃ المسلمین میرے ذاتی کتب خانے میں موجود ہے۔ شیخ حامد قادری لاہوری سے خاص عقیدت تھی۔

حلاوۃ المتعلمین کے دیباچہ میں کتاب کی وجہ تالیف اور اپنے بارے میں فرماتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بہترین کلامی کہ سبب دریافت سعادت دو جہانی و باعث تقرب بارگاہِ سبحانی ..... اما بعد بندۂ خاکسار قاضی محمد عاقل بن شیخ محمد خاکی کہ با آستان بوسی مدرسہ امام المحققین، رئیس المدققین شیخ نور محمد لاہوری و مدرسہ قدوۃ المحدثین والمفسرین شیخ الحرمین الشریفین شیخ احمد عرف شیخ جیون، بہرہ ور گشتہ۔ می گوید بفرمودہ فرمان ایزدی درود بے پایان باد کہ بجوئید دانش را اگرچہ بر چین باشد جستجوی دانش ناگزیر است بر ہر مرد و زن خدا پرست... واگرچہ بعضی علمائے کرام شرح آن (شمائل ترمذی) بزبانِ پارسی نوشتہ اند ...... لیکن متعلمان مبتدیان از استیعاب آن در ماندہ می شوند۔ للذا ترجمہ آن بوجہی کہ فہمیدن آن مسائلِ ضروری سہل الحصول و قریب الوصول باشد و ہر کس نفع تمام و فائدۂ تام شود، تحریر نمود کہ بذوقِ حلاوت آن متعلمان بخصوص نور الحق و زین الدین وغیرہ فرزندانِ خاکسار را شوقِ سعادت پیدا گردد و باعث خوشنودی کردگار اطاعت حکم احکم خلیفۂ روزگار بادشاہ دین پناہ رئیس المحدثین والامام المفسرین خلیفۃ اللہ و خلیفہ رسولہ فی العالمین قطب الدین محمد شاہ عالم بادشاہِ غازی خلد اللہ

ملکہ وسلطنتر ...... و نام کردم اورا بہ حلاوۃ المتعلمین ..... الخ

ناقص الآخر صفحات ۴۶، سطور فی صفحہ ۱۳ - تقطیع میانہ بخط نسخ و نستعلیق -

۲۔ مجموعہ تصوّف

دیوان میر غلام کشمیری بن سید محمد عابد بن شاہ محمد غوث بن سید حسن پشاوری - یہ دیوان شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب اور نعتیہ کلام پر مشتمل ہے - اپنے والد سیّد محمد عابدؒ کا سالِ وفات اس طرح نظم کیا ہے :-

آمدہ این ندا بگوش غلام　　　سر کشیدہ بگو ز طولِ کلام

بہر تاریخ آن امام زمان　　　"رضی اللہ عنہ" از قران

یک الف از صد و یکی ز ہزار　　　نود و سہ بر آن فزون بشمار

حضرت میر غلام کشمیری کی ایک اور نادر تصنیف خوارق العادات بھی اس کتب خانہ میں ہے جس میں اپنے والد اور دادا حضرت شاہ محمد غوث لاہوریؒ کی زبانی سید حسن پشاوری کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں -

۳۔ صلوٰۃ غوثیہ (استفتا علما بسلسلہ صلوٰۃ غوثیہ)

ابتدا : بعد از حمد و ثنا پروردگار، درود مسعود بر احمد مختار، استفتا می نماید چہ فرماید علمائے دین مصنف و ثار مفتیان از جادہ تعصّب برکنار - اندر آن چہ بعد از دوگانہ یگانہ صلوۃ الاسرار یازدہ قدم کہ معتقدان سلسلہ حضرات قادریہ علیہ جانب بغداد شریف کہ قائم مقام زیارت آنحضرت می زنند ..... الخ

جواب ہست چنانچہ علی محمد ختن خواہر زادۂ مولوی یار محمد مدرس ملتان در ردّ منکرین و اثبات مشروعیت آن کتاب نوشتہ و برای سر مقدمہ سندی مستقیم آوردہ .....

کاتب این سطور فقیر برخوردار کمترین تلامذہ علمائے سیالکوٹ - نیز در ابتدا حال متردد بادیۂ ضلالت بود بموجب مزخرفات کتاب و محک الطالبین کہ نہ بسند کسی مجتہد از علمائے است دست او یزد -

نزد محبوب سبحانی سید متعالی مولانا سید فرحت کہ نالی در انیس القادریہ از حیوۃ الحیوان دمیری قدس سرہ می آرد -

۴۔ مونس القادریہ ۔ (منثور و منظوم فارسی) تقطیع میانہ

مؤلفہ بہاء الحق بہاء الدین

۵۔ ہدیہ احمدیہ فارسی ترجمہ تحفۃ المحمدیہ ۱۲۹۹ھ صفحات ۵۰۔ تقطیع کلاں

تالیف بزبان اردو سید عبد الفتاح حسینی القادری مدعو بہ سید اشرف علی گلشن آبادی ترجمہ فارسی از محمد رضوان اللہ ہوتوی بن بادشاہ گل۔

۶۔ نصرۃ الابدیہ فی ردّ الفرقۃ المرتدیہ ۔ ۱۳۰۱ھ

تالیف شاہ عبد القدوس بن شاہ عبد الجلال قادری حنفی ۔

ترجمہ فارسی از محمد رضوان اللہ ہوتوی بن بادشاہ گل ۔ صفحات ۴۴ تقطیع کلاں ۔ حواشی میں سید احمد شہیدؒ کے معرکوں کی مختصر کیفیت بھی درج کی گئی ہے ۔

۷۔ شرح گلستان ۔

مؤلفہ علی محمد بن گل محمد انصاری بسال ۱۱۲۴ھ

ابتدا : سپاس بے قیاس بنام جہاندار جان آفرین کہ باطن مشتاقان را از انوار فضل و افضال خود بوستان معرفت و عرفان ساخت ۔ ۔ ۔ ۔ بعدہ می گوید عبد الرجی الی رحمۃ اللہ تعالیٰ علی محمد بن گل محمد انصاری کہ چون در سنہ ہزار و صد و بیست و چہار ہجری شرح میر نور اللہ احراری بنظر در آمد خاطر فاتر را سیر و تماشا گلستان خوش آمد تا شرح فارسی تازہ و موافق استعداد بر آن ثبت نمود باز ۔ در ہماں سودا و خیال گل کاری بوستان سرای سعدی شیرازی نیز موافق خاطر گشت حاشیہ از ان، نیز از گلستان معانی انگیز نمود ۔

خاتمہ : می ترسم کہ ترا از مستکبری محرومی می آید (سال کتابت ندارد)

حواشی میں شرح خلیفہ عبد اللہ کے حوالے بھی دیے ہیں جس سے مراد عبد اللہ خویشگی قصوری کی بہارستان شرح گلستان ہے علی محمد بن گل محمد انصاری وہی بزرگ ہیں جنھوں نے میاں شیخ درویش کے حالات پر ایک کتاب تذکرۃ الانصار ۱۱۱۸ھ میں تالیف کی تھی لیکن ان کی اس شرح گلستان کا کسی تذکرہ نویس نے ذکر نہیں کیا ۔

۸۔ اخبار الآخرت ۔ مؤلفہ دہذی ساکن پرگنہ گجرات موضع جدولی بعہد اورنگ زیب عالمگیر ۔

پشتو ترجمہ از منور شاہ بفرمائش میاں حبیب - بسال ۱۲۸۰ھ

۹ - بدر النضید فی بیان قواعد التجوید

مؤلفہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ - یہ کتاب نہایت نایاب ہے - بقول خلیق احمد نظامی صاحب یورپ اور ہندوستان کے کسی کتب خانہ میں اس کا کوئی خطی نسخہ نہیں پایا جاتا ہے[۱] یہ ۱۰۰۲ء کی تصنیف ہے - شیخ محدث خود وضاحت فرماتے ہیں:

الحمد لله الذی انزل علی عبده الکتٰب و لم یجعل له عوجا وجعل لمن تمسک به... الخ

اما بعد فیقول اضعف عباد الله القوی الباری عبدالحق بن سیف الدین الترک الدهلوی البخاری رزقه الله التمسک بحبل المتین ..... ارجوزة الامام الهمام العالم العامل الکامل استاذ الحفاظ و شیخ المقربین قدوة العلماء المتاخرین ابی الخیر شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن الجزری سقی الله ثراه وجعل الجنة مثواه وهی احسن کتاب صنف فی هذا العلم و انفع مختصر جمع فی هذا الشان ولذلک صارت اکثرها تداولاً فی هذا العصر و دستوراً لقراء هذا الزمان ..... انی قرأت الکتاب المجید و بعض ما یتعلق به من کتب القراءة و رسائل التجوید علی عدة مشائخ من اجلهم و اعظمهم و قدوتهم شیخ الشیوخ المقربین فی الحرمین الشریفین و استاذ القراء و القراء بمدینة سید الثقلین صلی الله علیه وسلم تذکرة السلف وحجة الخلف الشیخ الامام الحجة العلماء احمد بن محمد بن محمد الشافعی المدنی عرف بالشیخ ابی الحرم مات رحمه الله سنة احدی والف بالمدینة المحمودة ودفن بالبقیع رحمة الله علیه رحمة الابرار و اسکنه بحبوحة بانه دار القرار (کذا) فقد اجازنی رحمة الله بقرأتی علیه کتاب الشاطبی و شیئاً من القرآن العظیم و صحیح البخاری من کتب احادیث النبی الکریم صلی الله علیه وسلم فی المسجد الشریف النبوی صلی الله علیه وسلم غرة الشهر المکرم شعبان عمت مناهته لاهل الایمان سنة ثمان و

---

[۱] خلیق احمد نظامی: حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۱۶۳، دہلی ۱۹۵۳)

تسعین وتسعمائة بجمیع ما یجوز روایته عنہ ..... قراءت القرآن العظیم علی عدة من المشائخ الاجلاء المقریین والقراء المجودین من اعلاهم سندا الشیخ العلامة المقری المجود محمد بن ابراهیم السمدیسی المصری وهو عن الشیخ المقری احمد الامیوطی المصری عن الشیخ الامام شمس الدین محمد بن الجزری شیخ القراء المجودین وسنده الی النبی صلی الله علیه وسلم مشهور فی الکتاب مذکور فی بعض مصنفاته انتهی۔

خاتمہ میں سالِ تصنیف اس طرح تحریر کیا ہے:

تسویده عشیته عرفة الجمعة من سنة اثنین والف وتبییضه ظهرة اوّل ایام التشریق من السنة المذکورة علی ید مولفه الفقیر الحقیر اضعف عباد الله القوی الباری عبد الحق بن سیف الدین الدهلوی البخاری غفر الله له ..... الخ

یہ نسخہ ۱۲۷۴ھ میں مولوی غلام جیلانی پشاوری نے کتابت کیا ہے۔ خوش خط اور صاف ہے۔ عربی کے یہ طویل اقتباسات اس لیے نقل کیے گئے ہیں کہ اوّل تو یہ کہ ایک نادر مخطوطہ سے منقول ہیں۔ دوسرے خود مصنف یعنی حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ کی سوانح کے سلسلہ میں بھی اہم ہیں۔

کتب خانہ مولانا فضل صمدانی بنوڑی

مولانا فضل ہمدانی مرحوم پشاور کے معروف علما میں سے تھے۔ پانچ چھ سال پیشتر انتقال کر گئے ہیں۔ حضرت سید شیخ آدم بنوڑیؒ خلیفہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی اولاد میں سے تھے۔ مرحوم نے اپنے نادر کتب خانہ کا زیادہ حصہ پشاور یونیورسٹی میں فروخت کر دیا تھا۔ کچھ مخطوطات ممتاز حسن صاحب لے گئے تھے جو اب کراچی میوزیم میں ہیں۔ لیکن اب بھی کم و بیش سَو مخطوطات موجود ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ مجمع البحرین۔ حالات اکابر مشائخ نقشبندیہ، رسالہ ثبوت تجدید، رسالہ شیخ پاینده محمد، مکتوبات حضرت شیخ عبد الاحد وحدت معروف بہ شاہ گل (ف ۱۱۲۶ھ)

۲۔ خلاصتہ المعارف۔ تصنیف حضرت شیخ آدم بنوڑیؒ

۳۔ نکات الاسرار۔ تصنیف حضرت شیخ آدم بنوڑیؒ

۴- نتائج الحرمین - تصنیف مولانا محمد امین بدخشی - یہ تین حصوں پر مشتمل ہے اور حضرت شیخ آدم بنوڑیؒ کے حالات پر مشتمل ہے - نہایت نادر مخطوطہ ہے -

مؤخر الذکر تینوں مخطوطات مولانا محمد یوسف بنوڑیؒ ان سے مستعار لے گئے ہیں۔ ہنوز واپس نہیں آئے۔

۵- اتحاف الاکابر بمرویات الشیخ عبد القادرؒ - از علامہ مخدوم محمد ہاشم بن عبد الغفور ٹھٹھوی سال تصنیف ۱۱۳۶ھ -

۶- توضیح المعانی شرح خلاصۂ کیدانی - (پشتو) تصنیف حضرت میاں محمد عمر چمکنیؒ (ف ۱۱۹۰ھ)

۷- شجرۂ نسب حضرت میاں محمد عمر چمکنیؒ - (پشتو نظم)

۸- درود شریف - مصنفہ: صاحبزادہ میاں محمدی بن میاں محمد عمر چمکنیؒ -

۹- دارم حق - شرح منظوم ترجمہ خلاصہ کیدانی تصنیف مولانا محمد باقر بن شرف الدین عباسی لاہوری سال تصنیف ۱۰۷۱ھ - مولانا محمد باقر لاہوریؒ - حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے مرید و خلیفہ تھے - حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے مکتوبات کی تلخیص کنز الہدایات کے نام سے کی تھی جو متعدد مرتبہ چھپ چکی ہے اور خاصی مقبول ہے - منتہی الاعجاز کے نام سے قرآن مجید کی تفسیر بھی آپ کی یادگار ہے - مولانا غلام محی الدین قصوریؒ کے مجموعہ میں کتاب خانہ گنج بخش راولپنڈی میں محفوظ ہے -

کتب خانہ - اسلامیہ کالج پشاور

مولانا سید محمد امیر شاہ قادری مدظلہ کے ہمراہ ۲۹ ر دسمبر ۱۹۷۴ کو یہ نادر کتب خانہ دیکھنے کے لیے حاضر ہوا۔ کتب خانہ کے مہتمم وحید شاہ صاحب اور منبر حیدر صاحب نے بڑی مہربانی کی اور مطلوبہ کتب دکھائیں۔ مخطوطات بڑی حفاظت سے رکھے ہیں۔ ان کے لیے ایک الگ کمرہ بنا ہوا ہے۔ تقریباً پندرہ مخطوطات دیکھے جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱- لائق السمع فی تحقیق الجمعہ نمبر ۶۵۴

تصنیف میاں عبید اللہ المعروف بہ میاں گل بن حضرت میاں محمد عمر چمکنی - یہ نہایت نادر رسالہ ہے - حضرت میاں عمر چمکنی اور صاحبزادہ میاں گل کے سوانح نگاروں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

۲- تذکرہ مشائخ نقشبندیہ - نمبر ۱۵-۱ ناقص الاول

۳- ملفوظات شیخ عیسیٰ سندھی - مکتوبہ ۱۱۰۳ھ اوراق ۱۶۷، نمبر ۱۰۵۴

اس کا نام کشف الحقائق ہے۔ اپنے موضوع کے اعتبار سے اہم نسخہ ہے۔

۴۔ نتائج الحرمین :۔ مولفہ مولانا محمد امین بدخشی۔ قسم اوّل موجود ہے۔

کتب خانہ پشاور یونیورسٹی

ہم ۳۰ دسمبر ۱۹۷۴ کو یونیورسٹی پہنچے۔ کتب خانہ کا نظام نہایت اچھا ہے۔ مہتمم صاحب بڑی فراخ دلی سے پیش آئے۔ تقریباً چار سو مخطوطات ہیں۔ مَیں نے صرف یہ مخطوطات دیکھے۔

۱۔ خصائص المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (فارسی) صفحات ۸۰۴ تقطیع ۱۰ × ۶½ نمبر ۳۲۲۔

تصنیف : مولانا خواجہ معین الدین بن خواجہ خاوند محمود کشمیری۔

آغاز : شکر وسپاس مراوان بعد ایستادہ آسمان وقطرہ باران ...... الخ

۲۔ فتاویٰ نقشبندیہ۔ صفحات ۱۱۲۸، مکتوبہ ۱۱۳۵ نمبر ۴۴

تصنیف : خواجہ معین الدین کشمیری مذکور

ابتدا : الحمد للہ الذی رفع اعلام العلماء العالمین الصالحین.... الخ

۳۔ دلیل الاحسان : از مولوی عبداللہ واعظ ملتانی م ۷۲

۴۔ رسالہ اسباق طریقہ عالیہ نقشبندیہ : فارسی از محمد چراغ م ۳۹۹

۵۔ رسالہ تصوف : از شاہ ابوسعید مجددی دہلویؒ۔ م ۶۸۳

۶۔ رسالہ موتی (فارسی) از ابوبکر ابوالفضل بن محمد لاہوری م ۲۶۴

۷۔ مجمع النفائس : از سراج الدین علی خان آرزو م ۶۳۶

۸۔ بحر فراستہ اللاغظ : شرح دیوان حافظ از عبداللہ خویشگی قصوری م ۶۵۶

۹۔ شرح غوثیہ : (شرح صحیح بخاری شریف) از حضرت شاہ محمد غوث لاہوری (ف ۱۱۵۳) صفحات ۱۰۰۶، م ۴۲